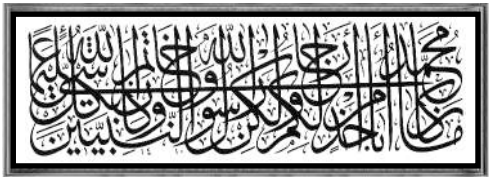
1



عقیدۂ ختمِ نبوّت

قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابرین امت کے اقوال کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی تشریح وتوضیح پر مبنی نہایت علمی تحریر

مولانا منیر احمد علوی

دفاع ختمِ نبوّت کونسل پاکستان
پی۔او۔ باکس نمبر 81۔ جی پی او۔ دی مال۔ لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (احزاب:40)

اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلہ کی ابتداء ابو البشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے فرما کر سید البشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تکمیل فرمادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت مکمل ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی آخر الانبیاء ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ اس مبارک عقیدے کو ''عقیدہ ختم نبوت'' کہتے ہیں۔ قیامت تک ہر آنے والے انسان کی نجات دامن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستہ کردی گئی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک متفقہ، اُصولی، اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کو دین اسلام میں وہی حیثیت حاصل ہے جو ایک بلند و بالا عمارت میں بنیاد کو یا جو ایک تندرست و توانا جسم میں شہ رگ کو، جیسے بنیاد کے بغیر عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا اور شہ رگ اور دل کے بغیر انسان بے حس و بے حرکت ہے ایسے ہی عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر دین باقی نہیں بچ سکتا۔ اسی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت کو ضروریات دین کی بنیاد شمار کیا گیا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ترجمہ: جو شخص نہ جانتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں، کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر عالمِ ارواح میں حضرات انبیاء کرام

کریم ﷺ کی رسالت و ختم رسالت ر

تک کے لیے ہے۔اس لیے مساجد بھی قیامت تک کے لیے ہیں۔

تعجب ہے اُن لوگوں پر جو مساجد میں ختم نبوت کے کام سے روکتے ہیں۔حالانکہ دنیا کی ہر مسجد کا تقدس اور بقا ختم نبوت کی وجہ سے ہے اور ہر مسجد ختم نبوت کی دلیل ہے۔

حفاظ کرام اور ختم نبوت

سابقہ امتوں کو جو کتابیں اور صحائف ملے اُن میں سے کوئی بھی آج اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی اُن کتب کی حفاظت کا انتظام کیا گیا، جبکہ قرآن مجید جیسے نازل ہوا ویسے ہی مکمل اور محفوظ ہے۔آج تک اس میں ایک زیر زبر کی بھی تحریف (کمی زیادتی) نہ ہوسکی اور نہ قیامت تک ہوسکتی ہے۔کیا آپ نے سوچا ایسا کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی کتب محدود وقت کے لیے تھیں اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ جب کتاب میں تحریف ہوتی تو نئے آنے والے نبی علیہ السلام آ کر نشاندہی فرما دیتے تھے، اس لیے اُن کتب کی خاص حفاظت کا وعدہ نہیں دیا گیا، لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب ''قرآن مجید'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے آنے والوں کے لیے آخری کتاب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بھی آخری ہے۔اس لیے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ چنانچہ شروع سے آج تک علماء کرام کے ذریعے قرآن کریم کے معانی ومفاہیم کی حفاظت، قراء کرام کے ذریعے تلفظ ولہجہ کی حفاظت اور حفاظ کرام کے ذریعے متن کی حفاظت کروائی جارہی ہے۔ گویا دنیا کا ہر مدرسہ، عالم، قاری اور حافظ ختم نبوت کی دلیل ہے۔اس لیے ہر عالم، قاری اور حافظ کے ذمہ ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی صلاحیتوں کو وقف کرے، کیونکہ اُس کو ملنے والی ساری عظمتیں ختم نبوت ہی کے صدقے سے ہیں۔

تبلیغ اسلام اور ختم نبوت

پہلے ادیان کی نشر واشاعت، تبلیغ، دفاع اور غلبہ کے لیے کاوشیں کرنا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام علیہم السلام تبلیغ دین، دفاع د

صداقتیں اور بہاریں نظر آتیں ہیں۔اے اللہ ہم سب پر ختم نبوت کی عظمتوں کو کھول دیں اور ہمیں تحفظ ختم نبوت کی عظیم سعادت کے لیے قبول فرمالیں۔(آمین)

عقیدۂ ختم نبوت اور قرآن مجید

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات میں مختلف طریقوں سے تشریح وتوضیح فرمائی گئی ہے، چند آیات ملاحظہ کیجیے:

پہلی دلیل:

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں کہیں اس امت سے نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اقرار کروایا ہے یا جس جگہ ہدایت ونجات کے لیے وحی ونبوت پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے، وہاں صرف دو ہی قسم کی وحیوں اور نبوتوں کا ذکر ملتا ہے۔ایک حضور نبی کریم ﷺ کو ملنے والی نبوت ووحی اور دوسری وہ وحی اور نبوت جو آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کو ملی۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملے اور پھر اس پر وحی بھی نازل ہو جس پر ایمان لانا ہدایت ونجات کے لیے ضروری ہو، پورے قرآن مجید میں اس کا اشارۃً کنایۃً کہیں کوئی ذکر نہیں۔اگر ھادیٔ برحق ﷺ کے بعد نبوت جاری ہوتی اور کسی فرد بشر کو نبوت ملنا ہوتی تو پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی وحی ونبوت کی نسبت نئے آنے والے نبی کی وحی ونبوت پر ایمان لانے کا اقرار کروانا زیادہ ضروری اور لازمی تھا، کیونکہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی وحییں تو گزر چکیں اُن پر عمل بھی منسوخ ہو چکا۔اس اُمت کا تو حضور آخر الزماں ﷺ کے بعد آنے والی نبوتوں اور وحیوں سے واسطہ پڑنا تھا، لیکن پورے قرآن مجید میں حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی وحی ونبوت کے ہونے کا ذکر تک نہیں جو اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت ووحی آخری ہے۔آپ ﷺ کے بعد نبوت ووحی کا منصب کسی کو عطا نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ

ترجمہ:''ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا آپ کی طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا آپ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔''(البقرۃ:۴)

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ

ترجمہ:''اے اہل کتاب! تمہیں اس کے سوا ہماری کون سی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ پر اور

جو کلام ہم پر اتارا گیا اس پر اور جو پہلے اُتارا گیا تھا اس پر ایمان لے آئے ہیں اور تم میں اکثر بدکار ہیں۔''
(المائدہ:59)

مندرجہ بالا جیسی دیگر 30 آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہم سے صرف حضور نبی کریم ﷺ کی وحی ونبوت اور حضور نبی کریم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کا تقاضہ کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی کتاب، وحی اور نبوت پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہے۔ ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کے ساتھ کہتے ہیں کہ پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی اس اُمت کو آپ ﷺ کے بعد نازل ہونے والی وحی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا گیا اور پھر مذکورہ آیت میں دو وحیوں پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ (البقرہ:۴) یعنی امام الانبیاء ﷺ پر نازل ہونے والی وحی اور دوسری وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (البقرہ:۴) یعنی حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانے والوں کو دو سندیں عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ کہ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور دوسری اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ یہی کامیاب ہیں۔ یعنی جو لوگ دو وحیوں پر ایمان لے آئے وہی ہدایت یافتہ اور دارین میں کامیابی پانے والے ہیں۔ اس آیت سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ہدایت اور کامیابی دو قسم کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے میں ہی منحصر ہے۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو پھر اعلان خداوندی ہوتا کہ ہدایت اور نجات پانے والے وہ لوگ ہیں جو تین طرح کی وحیوں پر ایمان لائے پہلی یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ حضور پُرنور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی، دوسری وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ حضور ہادیِ عالم ﷺ سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور تیسری وَمَا یُنْزَلُ مِنْۢ بَعْدِكَ جو حضور نور مجسم ﷺ کے بعد نازل ہوگی۔

تعجب ہے! انبیاء کرام علیہم السلام گذشتہ کی وحیوں سے ہمارا واسطہ ہی نہیں پڑا لیکن پھر بھی اُن پر اجمالاً ایمان لانے کا حکم ہے اور جس وحی سے واسطہ پڑنا تھا اس کا پورے قرآن میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں؟

دوسری دلیل:

اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اس موقع پر ان دونوں انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے چند دعائیں کیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ بقرہ میں نقل فرمایا ہے۔ اُن دعاؤں میں سے ایک دعا بیت اللہ کی آبادی کے لیے ایک عظیم الشان رسول کی بعثت کی بھی تھی۔ ایسا رسول جو خانہ کعبہ کو آباد کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قرآن میں نقل فرمایا ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجئے جو انہی میں سے ہو جو ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنائے، بے شک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے کہ جس کا اقتدار بھی کامل ہے اور جس کی حکمت بھی کامل ہے۔''

(البقرہ:129)

اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی شامل تھے اور دعا میں صرف ایک رسول کی بعثت کا سوال کیا گیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے فقط ایک ہی رسول کو مبعوث فرمایا اور وہ رحمت کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جس قدر انبیاء ورسل دنیا میں بھیجے گئے وہ تمام کے تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بھائی حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے مبعوث ہوئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی آل سے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور جب بنی اسرائیل کے سلسلہ کے آخری رسول حضرت سیّدنا المسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لائے تو انہوں نے اپنی قوم کو نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا پیغام ان الفاظ میں دیا۔

مُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ط (الصّف:6)

اے میری قوم میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک ہی رسول تشریف لائیں گے جن کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا۔

چنانچہ جب نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں یوں ارشاد فرمایا:

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى۔ (کنز العمال ج11 ص384)

کہ میرے جد امجد سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس ایک عظیم رسول کی دعا فرمائی اور جس آخری رسول کی بشارت میرے بھائی سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی وہ میں ہوں غرض یہ دونوں آیتیں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر دلیل ہیں۔

مرزائی جسارت:

تمام مفسرین کے نزدیک سورۃ صف کی مذکورہ آیت میں "اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ" میں آنے والے کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوگا، اس کا مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ لیکن قادیانی تحریف کرتے ہوئے بکواس کرتے ہیں کہ اس بشارت و پیشگوئی کے مصداق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں، بلکہ مرزا قادیانی ہے (نعوذ باللہ)۔ قادیانیوں کا یہ عقیدہ رکھنا تحریف قرآن بھی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پاک

میں توہین بھی۔ لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ۔

تیسری دلیل:

آپ ﷺ سے قبل جس قدر انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے وہ سب محدود زمانوں کے لیے تشریف لاتے تھے۔ ہر نئے نبی کی آمد پر گزشتہ نبی کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا اور ایسے ہی آپ ﷺ سے قبل تشریف لانے والے انبیاء کرام علیہم السلام مخصوص علاقوں کے لیے نبی اور رسول بن کر آئے۔ کوئی نبی ایک قصبے کی طرف کوئی ایک شہر کی طرف، کوئی ایک ملک کی طرف، کوئی ایک قبیلہ کی طرف اور کوئی ایک قوم کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے۔

چنانچہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے بارے میں قرآن پاک ان الفاظ میں اعلان کرتا ہے:

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ (قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ھود کو بھیجا)

(الاعراف:65)

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ؕ (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا)

(الاعراف:85)

ترجمہ: ''اور عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تم تمام کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

(الصّف:6)

لیکن تاجدار ختم نبوت نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے اسلوب بدل دیا اور بڑی وضاحت کے ساتھ حکم فرمایا:

ترجمہ: ''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔'' (اعراف نمبر 158)

ترجمہ: ''ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔'' (سورۃ سبا آیت نمبر 28)

وَاَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا ؕ (النساء:79)

ترجمہ: اور (اے نبی ﷺ) ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (الانبیاء:107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ان آیات میں اللہ رب العزت اعلان فرما رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں، تمام مکانوں، تمام زمانوں اور تمام انسانوں کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی رنگت، کوئی زبان،

کوئی قومیت، کوئی وطن اور کوئی زمانہ آپ ﷺ کی عالمگیر وسیع الزمان نبوت سے مستثنیٰ نہیں۔ آپ ﷺ قیامت تک کے انسانوں کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف لائے ہیں جیسے کہ آپ ﷺ نے خود ارشاد فرمایا: ترجمہ: ''کہ میں ان لوگوں کے لیے رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔''

جیسے اللہ تعالیٰ مَلِكِ النَّاسِ، اِلٰهِ النَّاسِ، رَبِّ النَّاسِ، ہیں ایسے ہی حضور تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رسُوْلِ لِلنَّاس ہیں جس کا مطلب یہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا الہ، مالک اور رب ہے، اسی طرح آپ ﷺ بھی تمام انسانوں کے نبی اور رسول ہیں۔ جیسے قیامت تک کے انسانوں کی نجات اللہ تعالیٰ کو الہ، رب، مالک ماننے میں ہے، ایسے ہی قیامت تک آنے والے ہر انسان کی نجات آپ ﷺ کو ہی نبی اور رسول ماننے کے ساتھ وابستہ کر دی گئی۔ لہٰذا آپ ﷺ ہی کی رسالت پر ایمان لانا معتبر ہے۔ ایسی صورت میں کسی نئے نبی کی ضرورت ہرگز نہیں رہی۔

چوتھی دلیل:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

ترجمہ: ''اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس آخری رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔'' (آل عمران: 81)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کا ذکر فرمایا ہے جو ازل میں تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ختم المرتبت ﷺ کے بارے میں لیا گیا ہے۔

مرزائی جسارت:

آیت مبارکہ میں نبی مکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے زمانہ نبوت میں اگر کوئی بھی پیغمبر موجود ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نبوت و کتاب کو سمیٹ دے، خود بھی ان ﷺ پر ایمان لائے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ پر ہی ایمان لانے کی دعوت دے۔ لیکن قادیانی ذریت کے نزدیک اس آیت میں ثُمَّ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ سے مراد پیارے آقا ﷺ نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے اور مرزا قادیانی ہی آخری نبی ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے نبی رحمت ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ وعدہ لیا

کہ اگر تم میں سے کسی ایک نے بھی مرزا قادیانی کے زمانے کو پالیا تو اپنی نبوت و کتاب کو بند کر دینا اور مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لا کر اس کی اقتداء کرنا یعنی قادیانی عقیدے کے مطابق حضور ﷺ کو بھی نجات حاصل کرنے کے لیے مرزا قادیانی پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

ھادی عالم ﷺ نے احادیث متواترہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہ اور تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ متعدد اکابر علماء نے احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کتاب الفصل ص 77 جلد نمبر 1 پر لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''وہ تمام حضرات جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کے معجزات اور آپ ﷺ کی کتاب (قرآن مجید) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

پس عقیدۂ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے پیش نظر چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر 1:

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری، مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور خوب تعریف کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں وہی اینٹ ہوں اور میں انبیاء کرام علیہم السلام کو ختم کرنے والا ہوں۔''

(بخاری شریف کتاب المناقب باب 18 حدیث 3534 مسلم کتاب الفضائل حدیث 22)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ختم نبوت کی ایک مخصوص مثال بیان فرمادی ہے کہ جیسے محل کی آخری اینٹ لگنے سے محل مکمل ہو جاتا ہے، جس کے بعد نہ تو کوئی اینٹ نکالی جاتی ہے اور نہ ہی مزید اینٹ لگنے کی گنجائش رہتی ہے، ایسے ہی نبوت کے محل کی آخری اینٹ آپ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے آنے سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا۔ اب جیسے یہ ممکن نہیں کہ آپ ﷺ سے ماقبل کسی نبی سے نبوت واپس لے لی جائے ایسے ہی یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت عطا کی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے مثال بیان فرمانے کے بعد واضح الفاظ میں یہ بھی فرمادیا کہ ''میں انبیاء کرام علیہم السلام کو ختم کرنے والا ہوں'' یعنی جو سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اللہ نے وہ مجھ پر ختم فرمادیا ہے، اب میرے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

مرزائی جسارت:

مرزا قادیانی کے نزدیک محل نبوت کی تکمیل حضور نبی کریم ﷺ پر نہیں بلکہ مرزا قادیانی پر ہوئی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی حضور نبی کریم ﷺ سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا (محل) کو کمال تک پہنچا دے، بس میں وہی اینٹ ہوں۔'' (یعنی میں آخری نبی ہوں) (نعوذ باللہ)

(روحانی خزائن ج16 ص178)

حدیث نمبر 2:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے:

(۱) مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔
(۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔
(۳) مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا۔
(۴) روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا۔
(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔
(۶) مجھ پر تمام نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔'' (صحیح مسلم ص199 ج1)

حدیث نمبر 3:

حضور نبی کریم ﷺ نے جہاں احادیث میں مختلف انداز سے ختم نبوت کو بیان کیا ہے وہاں اپنے بعد نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کی بھی پیشن گوئی فرمائی ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں تیس جھوٹے ہونگے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(ابوداؤد، ص595 ج2۔ ترمذی ص45 ج2)

یہ حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے علاوہ دس سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے۔ اس حدیث شریف میں واضح اعلان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذاب و دجال ہے۔ جبکہ اس کے برعکس ذخیرہ احادیث میں سے ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں کسی نئے نبی کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہو، اگر آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو علی الاطلاق نبوت کے دعویداروں کو کذاب و دجال نہ کہا جاتا بلکہ کسی ایک کا استثناء ہوتا۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق بے نظیر کتاب ''ختم

نبوت کامل'' میں عقیدۂ ختم نبوت کے ثبوت پر 210 احادیث مبارکہ کو جمع فرمایا ہے۔ مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے ''ختم نبوت کامل'' کا مطالعہ کیجئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اُمت کا سب سے بہترین طبقہ ہیں۔ یہ نزول قرآن کے عینی شاہد ہیں۔ انہوں نے براہ راست رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین سیکھا۔ یہ طبقہ یقینی نجات پانے والا ہے۔ اس طبقے کا کسی بات پر متفق ہوجانا اُس بات کے حق ہونے کی پختہ دلیل ہے۔ اس مقدس گروہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

چنانچہ جب مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے آخری دور میں دعویٰ نبوت کیا تو جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسے محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے اور اس کی جماعت کو اس بدبخت کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرنے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہوئے ان سے عام کفار کی نسبت زیادہ سخت معاملہ کیا یہ اسلام میں سب سے پہلا اجماع تھا۔ حالانکہ مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا ظاہری اقرار بھی کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ'' پکارا جاتا تھا اور وہ خود بھی بوقت اذان اس کی شہادت دیتا تھا ۔تاریخ طبری ص ۲۴۴ ج ۳ میں ہے۔

وہ (مسیلمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اذان میں یہ گواہی دیتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اس کا مؤذن عبداللہ بن نواحہ اور اقامت کہنے والا حجیر بن عمیر تھا۔ جب حجیر شہادت (اشھد ان محمدا رسول اللہ) پر پہنچتا تو مسیلمہ بآواز بلند کہتا کہ حجیر نے صاف بات کہی اور پھر اس کی تصدیق کرتا تھا۔

الغرض نبوت وقرآن پر ایمان، نماز، روزہ سب کچھ ہی تھا۔ مگر ختم نبوت کے اہم مسئلہ کے انکار اور دعویٰ نبوت کی وجہ سے باجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، کافر سمجھا گیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ کی طرف روانہ کیا۔

تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور کسی نے نہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، کلمہ گو ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا جائے؟ یہ دلیل ہے کہ سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر منعقد ہوا۔ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں بارہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے۔ جن میں سے 70 بدری صحابہ اور سات سو حفاظ قرآن اور فقیہ تھے۔ جس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ ختم نبوت کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے

نزدیک کتنی اہمیت تھی۔

ختم نبوت پر اجماع اُمت کے حوالہ جات

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے بعد اُمت کے اجماع کا درجہ ہے اور پوری اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کے دعویٰ نبوت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ بات پورے چیلنج سے کہی جاسکتی ہے کہ پوری اُمت مسلمہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا عالم نہیں جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننے کے عقیدے سے اختلاف کیا ہو۔ ذیل میں اجماع اُمت پر چند حوالے ذکر کیے جاتے ہیں:

ملا علی قاری رحمہ اللہ جو نویں صدی کے امام گزرے ہیں شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ"

''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے''۔

(شرح فقہ اکبر ص 202)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ ''الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں:

"اَنَّ الْاُمَّةَ فُهِمَتْ بِالْاِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ اَنَّهٗ اَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ مبَعْدَهٗ اَبَدًا ..... وَاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ تَاْوِيْلٌ وَّلَا تَخْصِيْصٌ فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اِلَّا مُنْكِرُ الْاِجْمَاعِ" (الاقتصاد فی الاعتقاد ص 123)

''بیشک اُمت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع اُمت کا انکار کرنے والا ہے۔''

ختم نبوت پر اجماع کو علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

"وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا مم بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفْرٌ مم بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔"

''اور جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔''

خلاصہ یہ کہ ساری اُمت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو کسی بھی زمانے میں کسی بھی قسم کی نبوت نہیں دی جائے گی اور جو کوئی بھی دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قادیانیوں سے ہمارے سوالات

سوال:۔ 1901ء سے پہلے مرزا قادیانی نے اپنی ابتدائی تحریروں میں لکھا ہے۔

''حضور نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کاذب اور کافر ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج1 ص230)

''دعوی نبوت کرنا اسلام سے خارج ہو کر کافروں سے ملنا ہے۔''

(روحانی خزائن، ج7 ص297 از مرزا قادیانی)

''حضور نبی کریم ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرنے والا لعنتی ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج2 ص297)

''نبوت کا دعوی کذب، الحاد اور زندقہ ہے۔''

(روحانی خزائن ج7 ص297 از مرزا قادیانی)

لیکن پھر حلقہ عقیدت بڑھنے پر نبوت و رسالت کا دعوی بھی کر دیا مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول ہیں۔'' (روحانی خزائن ج18 ص206)

''اللہ نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن، ج22 ص503) قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی نبوت و رسالت کا دعوی کر کے اپنے پہلے اقوال کی وجہ سے کاذب، کافر، اسلام سے خارج، ملحد، زندیق اور لعنتی نہیں بن گیا؟

سوال:۔ مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کے دعویٰ میں تدریج سے کام لیا ہے، چنانچہ جب مناظر اسلام، عالم دین، ملہم من اللہ، مجدد وقت، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی کے دعوے سے نبوت کے دعوے پر پہنچا تو لوگوں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی تو مرزا نے ابتداءً دعویٰ نبوت سے رجوع کر لیا اور ایک معذرت نامہ شائع کیا جس میں لکھا:

''اس لفظ نبوت سے مراد حقیقی نبوت نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔'' پھر لکھا: ''نبی کے لفظ کی جگہ محدث کا لفظ ہر جگہ سمجھ لیں اور اس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ج1 ص312-313)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا تاریخ انبیاء کرام علیہم السلام میں کوئی نبی ایسا ہوا جس نے اقرار و انکار کی مشکوک کیفیت کے ساتھ دنیاوی ملازمین کی طرح آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے نبوت کا دعوی کیا ہو؟ اور کیا کوئی نبی ہوا جس نے لوگوں کی مخالفت اور خوف کی وجہ سے اپنے دعویٰ نبوت سے رجوع کیا ہو؟

سوال:۔ قادیانی عقیدے کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور اس کے ملنے کا معیار حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے یعنی اب نبوت اسے ملے گی جو آپ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا پوری امت میں سے سوائے مرزے کے کسی اور نے

آپ ﷺ کی اطاعت نہیں کی ہے؟ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین، عشرہ مبشرہ دیگر کم وبیش ڈیڑھ لاکھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، لاکھوں تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجاہدین، ائمہ مفسرین، ائمہ محدثین، فقہاء کرام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں تو نہیں پائی جاتی تھیں لیکن مرزا قادیانی میں موجود تھیں؟

قادیانی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی نے حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی ہے؟ مرزا نے جو اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہل اسلام، قرآن وحدیث اور حرمین شریفین کی گستاخیاں کی ہیں، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو مختلف مذاہب کے لوگوں کو فحش گالیاں دی ہیں، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جو جھوٹ لکھے ہیں، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزا قادیانی نے جو شراب پی، غیر محرم عورتوں سے تعلق رکھا، کیا یہ اتباع رسول ﷺ ہے؟ مرزے کا جہاد نہ کرنا، زکوۃ نہ دینا، حج نہ کرنا، ہجرت نہ کرنا، قرآن حفظ نہ کرنا، حدود اللہ کو نافذ نہ کرنا وغیرہ کیا یہ سب اتباع رسول ﷺ ہے؟

سوال:۔ قادیانی کہتے ہیں مرزا قادیانی کو حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت وپیروی کرنے کی وجہ سے نبوت ملی ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے نجات مل سکتی ہے یا نہیں؟ اگر نجات مل سکتی ہے تو پھر مرزے کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر نجات نہیں مل سکتی (معاذ اللہ) تو پھر مرزے کو نبوت کیسے مل گئی؟

دفاع ختم نبوت کونسل پاکستان خط وکتابت کورس
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
زیر سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)
0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090
www.difaekhatmenabowat.com